عیدِ آزاداں

محمد اکرم رانجھا○

امت مسلمہ کے ملی تہوار دو ہی ہیں: عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر۔ تاریخی اعتبار سے دیکھا جائے تو امہ کو اس کا نام "مسلم" بھی حضرت ابراہیمؑ نے عطا فرمایا اور انھیں عید قربان کا تہوار بھی دیا' جو امت مسلمہ کے خمیر میں رچ بس گیا اور اس کی تاریخ کا ایک حصہ بن گیا۔

غریب و سادہ و رنگیں ہے داستانِ حرم
نہایت اس کی حسینؓ ہے ابتدا ہے اسماعیلؑ

لیکن جہاں تک عیدالفطر کا تعلق ہے وہ مسلمانوں کا حقیقی اور واحد تہوار ہے جو ان کے تہذیب و کلچر کا ایک حصہ ہی نہیں' بلکہ ان کے نظام تعلیم و تربیت کا ایک جزو بھی ہے۔

دراصل عیدالفطر جشن نزول قرآن ہے۔ یہ ماہ صیام کے آخری عشرے کا ایک حسین اختتام ہے۔ اس میں امت مسلمہ کے لیے غور و فکر کے کئی حسین زاویے ہیں اور کئی حسین یادیں اس سے وابستہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا سب سے پیارا صفاتی نام الرحمٰن ہے' جس نے قرآن سکھایا اور ماہ صیام کا تحفہ امت مسلمہ کو عطا فرمایا۔ ماہ صیام کا تعارف یوں کروا دیا: وہ مہینہ جس میں قرآن نازل کیا گیا۔ اس کی ہزار مہینوں سے بڑھ کر خیر و برکت والی رات کو (۲۱ رمضان المبارک بروز سوموار ۱۰ اگست ۶۱۰ء بوقت صبح کاذب بمقام غار حرا نزد مکہ مکرمہ) وہ عظیم الشان واقعہ ظہور پذیر ہوا جس نے انسانیت کو دورِ ظلمت سے نکال کر عہدِ نور (age of light) میں لاکھڑا کیا۔ پہلی وحی پانچ آیات پر مشتمل ہے جس کا بنیادی نکتہ پڑھنا لکھنا (خواندگی) ہے۔ یہ اسلام کا منشور ہے کہ آیندہ عہد میں لکھنے پڑھنے کو بنیادی اہمیت حاصل ہوگی اور قرآن ہی آیندہ ادوار کا امام ہو گا۔ قرآن کے لغوی معنی بار بار پڑھی جانے والی کتاب کے ہیں۔ اس خیال کی تائید حضرت عائشہ صدیقہؓ کا یہ قول کرتا ہے کہ بے شک مکہ مسلمانوں کی تلواروں نے فتح کیا لیکن یثرب (مدینہ طیبہ) کو تو قرآن نے فتح کیا ہے۔ قرآن نے صرف مدینہ کو ہی فتح نہیں کیا بلکہ جغرافیہ کی ہیئت کو تبدیل کر کے

○ ایڈووکیٹ' ہائی کورٹ' لاہور

رکھ دیا۔ آیندہ آنے والے ادوار میں تاتاری قرآن سے مفتوح ہوئے۔ ہند کی گھٹاٹوپ اندھیری رات میں قرآن چاند کی طرح چمکا۔

فکری طور پر ابتدائی وحی کی پانچ آیات نے مسلمانوں کو مستقبل کا رہبرو رہنما بنا دیا۔ اصل میں جدید ٹکنالوجی اور جدید سائنس نے بھی قلم اور دوات سے جنم لیا ہے اور قلم دوات کو بطور ہتھیار اور بطور قوت اسلام ہی نے پیش کیا ہے۔ ۱۰۱۱ء میں انگلستان' فرانس' اٹلی' جاپان' جرمنی اور امریکہ ابھی تک پتھر کے عہد میں رہ رہے تھے۔ انھوں نے مسلم ہسپانیہ کی تعلیم گاہوں سے جدید علوم سیکھے۔

عیدالفطر درحقیقت مسلمانوں کے لیے قرآن کے ذریعے زمانے کا امام بننے کا جشن بھی ہے۔ امت مسلمہ عیدالفطر' ماہ صیام اور قرآن کے ذریعے تربیت یافتہ انسانوں کا وہ گروہ بن گئی جس کے سامنے قیصروکسریٰ کے تاج فضاؤں میں اچھل گئے اور ان کے تخت قعرذلت و گمنامی میں جاگرے اور امت مسلمہ اپنی ہزار کوتاہیوں اور کمزوریوں کے باوجود صدیوں تک پوری دنیا کی سپرپاور بنی رہی۔

عیدالفطر اس چیز کا جشن بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ماہ صیام کے ذریعے امت کے نوافل کو فرائض کا اجر دیا اور دن کے روزے اور راتوں کے قیام کے بدلے میں اس کے تمام گناہوں کو بخش دیا۔ اسے پہلے عشرے میں رحمت سے نوازا' دوسرے عشرے میں بخشش سے سرفراز کیا' اور تیسرے اور فیصلہ کن عشرے میں امہ کی گردنوں کو جہنم سے آزاد فرمایا۔ اس سلسلے میں آخری عشرے کی طاق راتوں میں شب قدر کی تلاش اور مساجد میں اعتکاف کے عمل نے بنیادی کردار ادا کیا۔

قرآن' ماہ صیام اور عیدالفطر کے تہوار نے مل کر امت مسلمہ کو وہ مقام بلند عطا کیا کہ وہ دنیا بھر میں منتخب اور معزز ہو گئے اور زمانہ آپ سے آپ ان کے قدموں میں آگرا۔ انھوں نے مشرق بعید سے لے کر اقصاے مغرب تک صدیوں حکومت کی اور جب ایسا عہد وقتی طور پر آگیا کہ وہ اپنے اعمال بد کی وجہ سے اس مقام بلند سے گر گئے تو بھی قرآن' ماہ صیام' اور عیدالفطر کے تسلسل نے ان کے تنزل کو مستقل نہ بننے دیا۔ ہندستان میں دوصد سالہ غلامی کا دور بیت گیا اور ۱۹۴۷ء میں برعظیم کے مسلمان "پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ" کہہ کر پھر سوے منزل جادہ پیما ہو گئے۔ سرخ پردے کے پیچھے مسلسل ۷۰ سال امت مسلمہ کے ساتھ کیا نہیں ہوا' لیکن دنیا نے دیکھا کہ روس کی گرفت سے آزاد ریاستوں کی مساجد نمازیوں سے بھر گئیں اور بالشویک طاقتوں کی طویل برین واشنگ کا نتیجہ صفر رہا۔

پہلی عیدالفطر (۲ ہجری) کی مسرت اس طرح کئی گنا زیادہ کیف آور تھی کہ ۱۷ رمضان المبارک ۲ ہجری کو یوم شوکت اسلام منایا گیا۔ امیہ بن خلف جیسے جابر سردار کی رسی حضرت بلالؓ جیسے غلام کے ہاتھ میں تھی' اور دنیا کے ظالم' فاسق اور فاجر امرا کی پھولی ہوئی لاشوں کو گھسیٹ کر اندھے کنوئیں میں ڈال دیا گیا اور اسلامی قوتوں کے قدم قیصروکسریٰ کے عشرت کدوں کو پامال کرنے کی راہ پر چل نکلے۔

۸ ہجری کی عیدالفطر میں یہ خوشی بھی شامل ہو گئی کہ پورا جزیرہ نماے عرب قصوی اونٹنی کے سوار کے

سامنے سرنگوں ہو گیا:

اے سوارِ اشہبِ دوراں بیا
اے فروغِ دیدۂ امکاں بیا

۹۲ ہجری کی عیدالفطر میں یہ خوشی شامل ہو گئی کہ سندھ باب السلام بن گیا اور نوعمر محمد بن قاسم ثقفی کی تلوار نے ظلمت کدہ ہند کے دروازے پر دستک دے کر، فتح سومنات کی بنیاد رکھ دی۔ ہند کے ظلمت کدوں میں امت کے لیے ہزار سالہ تخت بچھا دیا گیا۔ ہندوؤں، سکھوں اور انگریزوں کے گھنیا گٹھ جوڑ کے باوجود مسلمانوں کو بحیرۂ عرب میں نہ دھکیلا جا سکا اور ۲۷ رمضان المبارک بمطابق ۱۴ اگست ۱۹۴۷ کو نئی اسلامی ایٹمی ریاست معرض وجود میں آ گئی:

میرِ عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے
میرا وطن وہی ہے میرا وطن وہی ہے

اس اسلامی ریاست کا وجود اس امر کا غماز ہے کہ غزوۂ ہند کے لیے میدان سج گیا ہے اور ناجی امت کے ناجی افراد گروہ در گروہ اس میں شرکت کے لیے دور و نزدیک سے چل چل کر آتے رہیں گے اور سوے جنت روانہ ہوتے رہیں گے۔

قرآن کا بابرکت وجود، ماہ صیام کے پرانوار شب و روز، اور عیدالفطر کی پُرنور گھڑیاں امت کے لیے باعث خیروبرکت رہی ہیں اور ہمیشہ رہیں گی، ان شاء اللہ!

اس کی بڑی مثال یہ ہے کہ ۱۹۶۷ میں عرب ممالک اسرائیل سے بری طرح پٹے۔ قبلہ اول بھی چھن گیا اور مصر و شام بھی اپنے علاقے گنوا بیٹھے لیکن جلد ہی دنیا یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ ہزیمت خوردہ مصری افواج اکتوبر ۱۹۷۳ (رمضان المبارک) میں نہر سویز عبور کر کے اسرائیلی فوج پر ٹوٹ پڑتی ہیں اور صحراے سینا میں اسے دور تک دھکیل لے جاتی ہیں۔ اسرائیل کو ادھر شام کے ہاتھوں گولان کی پہاڑیوں پر شدید زک اٹھانی پڑتی ہے۔ غرض یہ کہ قرآن، ماہ صیام، اور عیدالفطر کا بابرکت مثلث مسلمانوں کے دینی و دنیوی عروج کا ضامن ہے اور ان کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے امت پر رحمت و کرم کے وہ مینہ برسائے ہیں جس کی مثال نہیں ملتی اور جود و کرم کی یہ بارشیں امت کے لیے اس وقت تک مقدر ہو چکی ہیں جب تک یہ مثلث (ماہ صیام، قرآن اور عیدالفطر) اس صفحۂ ہستی پر موجود ہے۔ اسی لیے مسلمانوں کو ہاتف غیبی صبح و شام مخاطب کیے رہتا ہے:

تو زمانے میں خدا کا آخری پیغام ہے

اور اسے باور کراتا رہتا ہے کہ:

عید آزاداں شکوہِ ملک و دیں